منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم		باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا تورپہ انجیل بتجیل		گویان صفت و سیرت ہبرو رفعتہ	

نمبر ۲۳ — جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۱۵ شعبان

زمان رسولاں سلف ساختہ مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدؐ		توریتہ وہم انجیل برافتاد بتجیل		چون گشت علم رایت منشور محمدؐ	

مثنوی عیش

ستوجب حمد وہ خدا ہے		جو خسرو کشور بقا ہے		جواد سکی تمنا کہون وہ کم ہے		خورشید عرب مہ عجم ہے	
عالم ہے قدیر ہے احد ہے		سلطان قلمرو ابد ہے		وہ افسر فرق انبیا ہے		محبوب جناب کبریا ہے	
مالک رازق کریم خالق		عادل سامع مرید صادق		شاہنشہ کشور نبوت		آرایش مسند شریعت	
خلاق زمین و آسمان ہے		وہ غارس باغ کن فکان ہے		سب پر شرف نبی عیان ہے		وہ علت غائی جہان ہے	
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے		اتھارہ ہزار عالم اوسکے		ای خامہ عیش لکھ بانصاف		منشور محمدی کے اوصاف	
قندیل فلک پہ وجہ احسن		شمع مہ و مہر ہے ہی روشن		جب سے نکلا یہ رشک گلزار		نظرون سے گری جہان کے اغیار	
شاہنشہ ملک بے مثالی		محبوب حریم لایزالی		جو فضل و شرف اسے بجا ہے		ہمنام جناب مصطفا ہے	
دیہیم جلال فرق پر ہے		اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی		نور رخ دلپذیر اسلام		ماحی ملل ظہیر اسلام	
خالق ہر چیز کا وہی ہے		صنعت ہر چیز مین رکھی ہے		شمس الاخیار آسمان پر	ق	ہی پیش مسیح نیک تر	
افعال حکیم لایزالے		ہوتی نہین مصلحت سے خالی		کرتا ہی بقلب زار ناشاد		منشور محمدی کی فریاد	
کیا لکھون ثنائے ایزد پاک		ارشاد نبی ہے ماحو فتاک		چھپتے ہین صحیح سب کو ایف		بے شبہ ہی او نر صحایف	
جب نعت نبی کا وقت آیا		خامہ نے ادب سے سر جھکایا		عمدہ جزرین نفیس مضمون		ہر لفظ ہی رشک در مکنون	
لولاک لما خلقت الافلاک		آیا ہے بشان لولاک		ہر سال روپیہ پانچ جو دے		اس گوہر بے بہا کو وہ لے	
ای صل علی رسول امجد		سردار پیمبران محمدؐ		پر شرط ہی پیشگی کی ای یار		بعد سے کچھ نہین سروکار	
		اس نظم کو نکر چکا جب اتمام		سال دمہ و روز و شب الہی		ہوا سکو بہت بڑی ترقی	
				توقیع محمدی رکھا نام			

رسید زر

ہم اون مشتریان والاشان کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہین کہ جنہون نے زر قیمت سے مطبع منشور محمدی کی مدد فرمائی -

حضور جناب نواب میر علی مراد خان صاحب بہادر تالپر والئی خیرپور سندہ ۱۲ ر

جناب حاجی ابراہیم صاحب برے مختار آنریبل خدا محمد علی صاحب ۱۱ ر ۶ پائی

رو بجے ہم

جناب شیخ محی الدین صاحب ہیڈ کنسٹبل ساکن سلطان تیری ۸ ر

جناب نیتو ڈاکٹر شمشیر خان صاحب قصبہ ارانگ ۸ ر

جناب سید عبد الکریم صاحب پنگوری ۴ ر

جناب سوداگر محمد عبد المجید صاحب دار جلنگ ۴ ر

جناب منشی شیخ لعل محمد صاحب اکونٹنٹ لیڈ بینک دار جلنگ ۴ ر

جناب سلیمان حاجی نور محمد سیٹ صاحب بمبئی ۵ ر

کتاب مشیر نسوان

جناب زبدۃ الحکما حافظ فخر الدین صاحب ایڈیٹر دجانت پروپرایٹر رسالہ حافظ صحت لاہور نے ایک نقل کتاب مشیر نسوان حصہ اول جو انہین کی تصنیف کی ہوی ہے براہ عنایت ہمارے مطبع کو روانہ کی ہے پہلے ہم اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہین اور بعد کہتے ہین کہ نظر بحالت موجودہ ہمارے قوم کے مستورات کی ایسے کتاب کی نہایت ضرورت تھی کیونکہ بچون کی پرورش اور نگہبانی مین جاہل عورات بعضے وقت ایسی غلطیان کر دیتی ہین جن کے سبب سے بیچارے بچون کی جان تک نوبت پہنچتی ہے - مصنف کا ارادہ اس کتاب کو تین حصون مین لکھنے کا ہے جس کا پہلا حصہ چھپ چکا اور اس مین بچون کے یوم ولادت سے دودہ چھوڑانے کے وقت تک کا م آنے والے تدابیر کا ذکر ہے - یہہ کتاب بڑی تختی چھتیس صفحہ کی ہے اور سمین دس تعلیم اور ہر ہر تعلیم کے ہدایات ہین جسمین ایک ایک تدبیر بیان کی گئی ہے نال کاٹنے کے بیان سے بچون کے لباس - دودہ پلانے نہلانے - سلانے اور انکے عادتی بیماریون سے بچانے اور ان بیماریون کا علاج اور اُن مشکلات کے علاج و تدابیر جو دانت نکلنے کے وقت بچون کو لاحق ہوتے ہین ہر ہر امر ایک ایک ہدایت مین صاف صاف سلیس عبارت مین بیان کیا گیا ہے کتاب کا خط بھی بہت واضح اور کہلا ہے ایسا کہ مستورات کم خواندہ بھی پڑہ لین - مصنف نے جو تدابیر بیان کی ہے اور بڑے بڑے محقق حکیمون اور حاذق ڈاکٹرون کی سند دین ہین اور ایسے سلیس کہ غریب و امیر سب برابر ان پر عمل کر سکین یہہ کتاب اس لایق ہے کہ ہر ہر گھر مین مستورات کو ضرور پڑہانی چاہیئے اور بجاے ایک دستور العمل کے ایک ایک کتاب انکے پاس رہے کیونکہ اسپر عمل کرنے سے بچہ صغیر سن کے بیماریون کے آفات سے بچتا ہے اور ماں باپ کو جو تشویش اور فکر اس وجہ سے پڑتی ہے وہ اس سے امن مین رہتے ہین اور بچہ صحیح و سالم اچھی تندرستی کے حالت سے بڑہتا ہے - اس کتاب کی قیمت جو پہلا حصہ ہے فی جلد آنہ مقرر ہے - قیمت کتاب بنام زبدۃ الحکما حافظ فخر الدین صاحب ایڈیٹر دجانت پروپرایٹر رسالہ حافظ صحت لاہور کے روانہ کرکر درخواست کرنے پر مل سکتی ہے -

جواب نور افشان

نمبر ۲۱ جلد ۱۰ مین ایک سوال از جانب محمد حنیف کے چھپا ہوا دیکھا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ سچے نجات دہندہ کے

علامات اور شرایط کیا ہین - جواب اس سوال
کے کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل صاحب ابھی تک
سچے نجات دہندہ سے بالکل ناواقف ہین جو بذریعہ
سوال ہندو اور مسلمانون سے نجات دہندہ کے علامات
دریافت کرتے ہین ای میرے بھائی حنیف صاحب کیا اپنے
صحیفہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی تلاوت کبھی نہین
کی اسمین تو صاف لکھا ہے کہ سچا نجات دہندہ صرف
ایک وحدہ لاشریک اللہ کی ایک ذات ہی ہے اسکے
سوائے کوئی دوسرا نجات دہندہ نہین دیکھو صحیفہ مذکور
باب ۴۰ آیت ۲۱ - کیا آپ ہندو اور مسلمانون سے
علامات خالق کون و مکان کی دریافت کرتے ہو کیا
آپکو اپنی خالق و مالک پر شک ہو گئی ہے جو ایسے ایسے
سوالات کے ذریعہ سے اپنے شکوک رفع کرتے ہو کیا
عیسائی ہونے سے آپکو یہی فائدہ حاصل ہوا یا آپکے
زعم فاسد مین یہہ سما گیا ہے کہ سچا نجات دہندہ صرف
حضرت مسیح ہے سو یہہ خیال آپکا بالکل غلط بلکہ انجیل مروجہ
حال کے برعکس ہے چنانچہ چند آیتین آپکے خام خیالی
پر انجیل سے تحریر کرتا ہون دیکھئے خط رومیون کے باب
۸ آیت ۳۴ مین صاف لکھا ہے - کہ مسیح جو مر گیا بلکہ
جی بھی اٹھا اور خدا کے دہنے طرف بیٹھا ہے وہ تو ہماری
سفارش کرتا ہے - میان حنیف صاحب خیال فرمائیے
کہ اگر حضرت مسیح خود نجات دہندہ نہین تو کسکے آگے
سفارش کرتے ہین کیا نجات دہندہ کو بھی سفارش
کی ضرورت ہوا کرتی ہے ایسے ہی عبرانیون کے باب ۹ آیت
۲۵ مین موجود ہے پھر دیکھئے انجیل لوقا باب ۲۲ آیت
۳۱ و ۳۲ مین بحق شمعون پطرس حضرت مسیح علیہ السلام
کی دعا مانگنی لکھی ہے کہ ای پطرس تیرا ایمان قایم رہے -
کیا نجات دہندہ کو دعا مانگنے کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے
بلکہ دعا مانگنے سے مرتح ظاہر ہو گیا کہ سچا نجات دہندہ
وہی ہے جس سے حضرت مسیح دعا مانگتے تھے علاوہ اسکے
حضرت مسیح سچے نجات دہندہ تو کیا بلکہ انکو اتنا بھی
اختیار نہین کہ اپنے دہنے یا بائین کسیکو بٹھا سکین جیسا
کہ متی باب ۲۰ آیت ۲۰ سے ظاہر ہے کہ تم علاوہ اسکے یہہ
جو آپنے لکھا ہے کہ ہندو مذہب نجات کے لئے کسی منجی کی
ضرورت نہین بتاتا تو پھر آپکا ہندو مذہب سچے نجات
دہندہ کے شرایط دریافت کرنا محض فضول ہین -

سیوم - سوال تو نجات دہندہ کے شرایط دریافت کرنا
ہے اور بیان مین منجی کا ذکر کرتے ہو کیا آپکے نزدیک
نجات دہندہ اور منجی ایک ہی ہین وہ قربان کیسے کیسے
سایل پیدا ہو گئے ہین فقط -

الزام اللہ دیا جلد سازد نوایا

تناقض

سوال انجیل مطبوعہ کلکتہ لوقا باب ۱۸ آیت ۷ مین
لکھا ہے کہ خدا اپنے مقبولون کا جو دن رات اوس پاس
فریاد کرتے ہین اگرچہ وہ اُنکے حق مین دیر کرتا ہے کیا انصاف
نہ کریگا - یہہ عبارت بطور استفہام انکاری کے ہے اس
عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالے اپنے مقبولون کا
انصاف ضرور کریگا اگرچہ انکے حق مین دیر کرتا ہے یعنے اگرچہ

الخا انصاف بعد مدت کے کریگا مگر ضرور کریگا- اور واقعی یہہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا دن قیامت کا روز مقرر کیا ہے وہان ہر ایک کا انصاف ہوگا ہم دیکھتے ہین کہ صدہا ظالم عیش و عشرت کرتے ہین دنیا مین اُنپر ظہور نہین ہوتا آخرت کو بیشک اپنے کیے کا بدلہ پائینگے اگر بالفرض کہین دنیا مین کسی ظالم پر کوئی آفت آبھی گئی تو شاذ و نادر ہے اسکا کچھہ اعتبار نہین خلاصہ یہہ کہ اس عبارت سے سمجھا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ دیر سے انصاف کریگا- اب اسکے آگے درس ۸ مین ہے کہ مین تمسے کہتا ہون جلد اوسکا انصاف کریگا- یہان سے ثابت ہوتا ہے کہ دیر نہوگی بلکہ جلدی انصاف کریگا پس یہان تناقض لازم آتا ہے اور کلام الٰہی مین تناقض غیر ممکن ہے یا اس تناقض کو رفع کردیا اس کلام کو کلام الٰہی نکہو فقط والسلام

نور احمد از سہارن پور

رفع تناقض

جناب مولوی نور محمد صاحب خیر الناصحین سراج الواعظین زاد اللہ علمکم- تمہارا سوال دربارۂ ثبوت تناقض در عہد جدید نظر انصاف سے دیکھا گیا واقعی درست ہے جزاک اللہ خیرًا آپنے ہمکو ہمارے عیب پر مطلع کردیا آپ ہمارے نیک خواہ ہین بموجب فرمان شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے ؎ بنزد من آنکس نکو خواہ تست ؎ کہ گوید فلان خار در راہ تست ؎ تم ہم سے دو امر کی درخواست کرتی ہو یا یہہ کہ ہم عہد جدید کو کلام الٰہی نکہین یا اس تناقض کو رفع کرین سو عاقل دو امرون مین سے آسان کو اختیار کیا کرتا ہے پس یہہ تو ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم عہد جدید کو کلام الٰہی نکہین کیونکہ یہہ ہمارا دین و ایمان ہے اسکو کیون ہاتھ سے کھوویں ہان البتہ آپکے حسب الحکم اس تناقض کے رفع کرنے مین جو کوشش کیگئی تو معلوم ہوا کہ یہہ سوال کچھہ نیا نہین ہے- یہی سوال مجھسے پیشتر بھی کسی محمدی نے کیا تھا اور اسکا دفعہ بھی بخوبی ہمارے جانب سے ہوچکا ہے کہ کوئی محمدی اوس سے انکار نہین کرسکتا کیونکہ ہماری کمیٹی (جسکا ذکر عنوان- شنیدہ کی بود مانند دیدہ مین آپنے بیان کیا ہے) اس عبارت کو مجموعہ بیبل مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۷۱ مین اسطرح صحیح تحریر کیا ہے اور یہہ لکھا ہے کہ پس کیا خدا اپنے برگزیدہ لوگون کا جو رات دن اس سے فریاد کرتے ہین انصاف نہ کریگا- یہہ عبارت بطور استفہام انکاری کے ہے مطلب یہ کہ انصاف کریگا آگے لکھا ہے- کیا انکے واسطے دیر کریگا یعنے نہین دیر کریگا درس مین تمسے کہتا ہون جلد انکا انصاف کریگا پس بیبل مطبوعہ مرزاپور مین کچھہ بھی تناقض نہین فقط ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامی دین اسلام ماحی شرک و اوہام مخدوم انام جناب محمد شریف صاحب مالک و مہتمم اخبار منشور محمدی ایدکم اللہ بروح القدس- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدمت شریف مین ایک خط اور اسکا جواب ارسال کرتا ہون اسکو درج اخبار فرماکے فقیر کو ممنون و مشکور فرماؤ

نقل خط پادری ایم ہیوک صاحب

جناب مولوی صاحب حامی دین اسلام مولوی سید محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری دام کرمہ- السلام علیکم کے بعد عرض ہے- مجھے اخبار منشور محمدی کے ملاحظہ سے یہہ

معلوم ہوا کہ آپ بھی ایک مضمون نگار ہی جناب ہین - چونکہ قرآن کی فصاحت و بلاغت مین میرے نزدیک خلل ہے اس لئے چند عبارات غیر فصیح و بلیغ کو آپکے نزدیک روا سمجھکے ایسدر کہتا ہون کہ آپ حمیت کو کام کرکے ہمکی فصاحت ثابت کرینگے خدا کیا تو بعد وصول جواب دوسرے مقامات کو ارسال خدمت کرونگا زیادہ -

اعتراضات

(اول) سورۂ نسا مین ہی انما التوبۃ علی اللہ یعنے توبہ فرض ہے خدا پر یہ محض غلط ہے کسواسطے کہ خدا پر توبہ فرض نہین بلکہ صحیح یون تھا انما التوبۃ علی العبد یعنے توبہ بندے پر فرض ہے -

(دوم) سورۂ بقر مین ہے لن نصبر علی طعام واحد یہہ عبارت بھی غلط ہے بلکہ صحیح یون کہنا تھا لن نصبر علی طعامین کیونکہ اسوقت دو کہانے تھے نہ ایک -

(سوم) سورۂ بنی اسرائیل کے اوایل مین ہے مسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ یعنے مسجد اقصی (بیت المقدس کی ہیکل) تک ہمنے جس کے اطراف برکت دیا ہے یہہ بالکل غلط اور واقع کے خلاف ہے کیونکہ اسکے اندر برکت نہی نہ اسکے اطراف اسلئے یون کہنا چاہیے کہ بارکنا فیہ یعنے برکت دیا ہمنے اسمین - راقم یم - یم - ک از پونہ ۴ جون ۱۸۸۲ عیسویہ

جواب خط و اعتراضات پادری صاحب مذکور الصدر

بخدمت شریف پادری صاحب یا دفر ما پادری - یم - یم - ک ہ اک اللہ سبحانہ - السلام علی من اتبع الہدے

ایکا خط مرقوم ۴ جون سنہ الیہ کا پونے سے کل صبح کو بمرفت انجل میرے کو ملا - مین نے کے تیسون اعتراضات کو بغور ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ سب کے سب ناشی از جہل و تعصب ہین اور ہم بھی آپکے طبعزاد نہین بلکہ اسلام کے بعض مرتدین کے تحریرات سے خوشہ برداری کرکے بھیجے ہین علاوہ برین یہہ کہ آپنے اپنے نام کے اظہار مین بھی نہایت درجہ دزدی کی ہے کہ فقط حروف اوایل پر تمثل دیا ہے معلوم نہین کہ اسمین آپکا کیا انداز ہے ؎ ہر رنگے لباس خواہی می پوش ؎ من انداز قدت را می شناسم ؎ اگرچہ آپ نے نام نہین بتلایا انشاء اللہ ہم آپکا نام بعد دریافت کسی وقت مین درج اخبار کرینگے مگر اب فی الوقت آپکے اعتراضات کا جواب درپیش کرکے ایسد قوی سکتا ہون کہ آپ تعصب و عناد کو دور فرما کے فقیر کے جوابات کو ملاحظہ کرین اور تابع حق بنین - مین تیرے پاک پروردگار سے جو اپنے احسان و کے اوپر ہے اور جسنے اپنے بندے و رسول حضرت عیسی علیہ السلام کو خاص ہدایت بنی اسرائیل اور جناب شفیع روز جزا محمد مصطفے علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ کو تمام عالم کے ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے یہہ التجا کرتا ہون کہ جلد جلد آپکے مزاج سے تعصب و عناد کو دور کرکے قابل رسالت و نبوت محمد علیہ السلام اور آپکے قرآن مجید کا فرماوے آمین بحرمت محمد و آلہ وصحبہ اجمعین -

قولہ سورۂ نسا مین ہے انما التوبۃ علی اللہ الخ توبہ بندے پر فرض ہے -

اقول چونکہ آپ لغت عرب سے بالکل نابلد ہین اس لئے آپ سے ایسے مہمل اعتراض واقع ہوتے ہین جسپر ادنی

کیا بھلم بصد تعجب قہقہہ مارتا ہے - اب بغور تمام تحقیق
لفظ توبہ سنئے - توبہ کے دو معنے ہین ایک گناہ سے
پھرنا دوسرا توفیق توبہ کی دینا - توبہ جب متعدی بہ الی
ہوتا ہے تو معنے اسکے گناہ سے پھرنے کے ہوتے ہین جیسے
کہا جاتا ہے تاب الیہ یعنے توبہ کی اسنے طرف اسکے اور
جب متعدی بہ علی ہوتا ہے تو معنے اسکے توفیق توبہ
کی دینے کے ہوتے ہین جیسے کہتے ہین تاب علیہ یعنے
مہربان ہوا اسپر او توفیق توبہ کی دی صراح مین ہے
تاب بہ یعنے باز گشت از گناہ سوی او و تاب علیہ
ای وفقہ للتوبۃ یعنے توفیق توبہ کی دی ہے دریافت
و تحقیق لفظ توبہ کلام الٰہی تعالی و تقدس پر معترض ہونا
طرفہ جہالت ہے - آیہ انما التوبۃ علی اللہ کے ٹھیک معنے
یہہ ہین توفیق توبہ کی کرامت فرمانا کام اللہ تعالی کا ہے
اب یہان سے دفع ہوا اعتراض پادری صاحب کا -

قولہ - سورۂ بقر مین ہے لن نصبر علی طعام واحد الخ
دو کھانے تھے نہ ایک -

اقول پادری صاحب کے انگہہ پاس سختی سے تعصب و
عناد کی چٹی لگی ہوی ہے کہ جسکو خود اپنے کتابون مین کیا
لکہا ہے معلوم نہین پھر عالم انجیل و توریت ہونیکا دعوی
آپ کو یہہ بات معلوم نہین کہ خداوند تعالی شانہ کی نعمت
جو بنی اسرائیل پر اترتی تھی وہ ایک ہی تھی جسکو من
کہتے ہین یہی سلوی و منا صاحب نے اُن پر عتاب
مین لکہے ایک تہوڑی مدت انکو کہلایا جسکے تناول سے
وہ مرگئے - خروج کے ۱۶ باب کے ۳۵ فقرہ مین ہے کہ
بنی اسرائیل چالیس برس تلک کہ وہ بستی مین آئے -
من کہاتے رہے اور اول قرنیتون کے دس باب کے
۳ فقرہ مین ہے اور سبہون نے ایک ہی روحانی خوراک
کہائے اور تورات مین خود بنی اسرائیل کا اقرار ایک نعمت
کہانے پر موجود ہے چنانچہ گنتی کے ۱۱ باب کے ۵ و ۶ فقرے
مین ہے (۵) ہمکو وہ مچھلی یاد آتی ہے جب ہم مفت مصر
مین کہاتے تھے اور وہ کہیرے اور وہ خربوزے اور وہ
گندنا اور وہ پیاز اور وہ لہسن (۶) پر اب تو ہمارے جان
خشک ہو چلے یہان تو ہمارے انکہون کے سامہنے کچہہ بھی
نہین مگر یہ من - اور سلوی کا ذکر تو مناسب نہین کہ وہ
خدا کے غضب کی شئے ہے جو اُنکے ہلاکی کے واسطے بہیجی گئی
جسے کہا کر وہ مر گئے چنانچہ گنتی کے ۱۱ باب کے ۳۱ و ۳۲
و ۳۳ فقرے مین ہے (۳۱) تب خداوند کے طرف سے
ایک ہوا اٹھی اور دریا سے بٹیرا اڑا لائی اور اہنین
خیمہ گاہ پر اور خیمہ گاہ کے گرداگرد ادہر ادہر ایک دن
کی راہ تلک پہلایا ایسا ہوا کہ وہ زمین پر دو ہاتھ بلند
ہوا (۳۲) تب لوگ اس سارے دن اور اس ساری
رات اور اسکے دوسرے دن بھی کہڑے رہے اور بٹیر
جمع کیا کئے اور جس نے کم سے کم جمع کئے دس خومر تھے
اور انہون نے اپنے لئے خیمہ گاہ کے آس پاس اہنین
پہیلا دیا (۳۳) اور ہنوز انکے دانتون تلے گوشت
تہا پہلے اس سے کہ وہ ایسے چابین خداوند کا غصہ ان لوگون
پر بھڑکا اور خداوند نے ان لوگون کو بڑی مری سے مارا
اہنتی باوجود تورات مین ایک ہی نعمت الٰہی کا ذکر جسکو
من کہتے ہین ہونے کی بلا تفتیش قرآن مجید پر اعتراض
کرنا اہل انصاف کو لایق نہین یہان سے پادری صاحب کے

اعتراض کا مہمل اور بے موقع ہونا اہل انصاف گو کسی مذہب کے ہون بخوبی معلوم کر سکتے ہین۔

قولہ سورۂ بنی اسرائیل کے اوایل مین ہے مسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ الخ اس مین۔

اقول قبل اسکے کہ مین آپکے اعتراض کا جواب دون اولا آپ کے اغلاط پر آپ کو متنبہ کرکے یہہ کہتا ہون کہ حلوا خوردن را رے باید بے حوصلہ لوگ ایسے کلام فصیح و بلیغ پر جسکی مثال ایک چھوٹی سورۃ لانے سے بڑے بڑے فصحا و بلغاے عرب بارہ سو برس سے عاجز ہین بلا دریافت و تحقیق اعتراض کرنا اپنے منہ آپ اپنے جہالت کا اظہار کروانا ہے۔ اولی غلطی یہہ کہ قرآن مجید مین المسجد الاقصی الذی ہے نہ مسجد الاقصی الذی آپکی یہہ غلطی قدیمہ تحریف تورات و انجیل یہان قرآن حمید مین بھی ظاہر ہوی ہے ؎ نیش گرد دم نہ از پئے کین است؛ مقتضی طبیعتش این است ؛ دوسری غلطی یہہ کہ مسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ اس عبارت کے معنی یہہ ہوے مسجد اقصی (بیت المقدس) جسکے اردگرد ہمنے برکت دی ہے مگر آپ ترجمہ مین مسجد اقصی یعنے بیت المقدس کی ہیکل تک لکھے ہین۔ لفظ تک معلوم نہین کہ کس فقرۂ عبارت عربی مرقومہ جناب کا ترجمہ ہے۔ تیسری غلطی یہہ کہ لفظ برکت تانیث ہے نہ تذکیر تو معنے یون کرنا چاہئے تھا جسکے اطراف ہمنے برکت دی ہے (نہ کہ ہمنے جسکے اطراف برکت دیا ہے) تو بان اس اردو اور اردو دانی کے۔ آمدم برسر مطلب آپکو اپنے خدا کی جانے ولادت کا حال ہی معلوم نہین بیت المقدس یعنے یروشلم کے اردگرد کی زمین بنظر زمین عرب کے قابل زراعت ہے وہان پر میوہ جات کے درخت اور سبزہ اور دوسرے اقسام کے جھاڑپات اور کھانے پینے کے اشیا اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ وہان کے باشندون کو حاجت دوسرے ملک سے منگوانے کی نہین عاید ہوتی ہے بخلاف سرزمین عرب اور خصوص مکہ معظمہ کے کہ وہان کی زمین نہایت خراب اور بنجر ہے کہ جسمین زراعت غیر ممکن اور قلت آب بدرجہ غایت جسکا تمام دوسرے شہرون سے اناج وغیرہ نہ آوے انکو کھانا دشوار ہے تو عالم ظاہری یعنے دنیا کی برکت کا حال ہوا اب کچھ عالم باطنی یعنے برکت دینے کا حال سنئے کہ اسکے اطراف انبیا علی نبینا و علیہم السلام کے مقدس بیوت تھے کہ جنمین ملایکہ مقربین اترتے اور رحمت الہی نازل ہوتی تھی اس مسجد اقصی کا اطراف معدن انبیا و مہبط وحی تھا اس سے زیادہ برکت اور کیا ہوگی۔ باقی رہی یہہ بات کہ اسکے اندر برکت تھی یہ کس نے کہا کہ اندر برکت نہ تھی اطراف برکت کا ہونا اندر کی برکت کو منافی نہین یہہ کیونکر اور کس جملہ قرانی کے صراحت یا اشارت یا دلالت یا کنایت سے آپ کو معلوم ہوا کہ اندر برکت نہ تھی اندر کی برکت کو ذکر نکرنے کا یہی سبب ہے کہ جب دو چیز لازم و ملزوم ہوتے ہین تو کلام عرب مین صرف ایک کو ذکر کرتے ہین اور بسبب قرائن و تبادر کے دوسری چیز کو مخاطب کے ذہن پر چھوڑ دیتے اور اسکے ذکر و بیان کو مضول جانتے ہین اس صنعت کا نام صنعت اکتفا ہے کسی شاعر کا شعر ہے ؎ احمد اللہ فلا ندلہ ؛ بیدہ الخیر و ما شاء فعل ؛ یہان شاعر نے بسبب خیر و شر

مقابل کے لفظ ہونے کے لفظ شر کو ترک کیا اور لفظ خیر ہی
پر اکتفا کیا اسی فصاحت و بلاغت کے لئے پروردگار عالم تعالیٰ
و تقدس نے اندر کے برکت کے ذکر کو فضول جانکے برکت
اطراف کے ذکر پر اکتفا فرمایا کیونکہ برکت اندرونی بقرائن
متعددہ ثابت ہے اولاً اقصیٰ ہونا ثانیاً مسجد ہونا ثالثاً
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا تشریف لیجانا -
رابعاً جمیع انبیا کے اس مین متقابر ہونا - ان سب وجوہات
سے اسکی برکت اندرونی ثابت ہی - اور اعتقاد برکت اندرونی
کا سبکے اذہان مین موجود اور ہمیشہ سے مشہور تھا اسکے
ذکر کی چندان احتیاج باقی نہ تھی بخلاف اسکے اگر خدا جب
فقط برکت اندرونی کے ذکر پر اکتفا فرماتا اور برکت
حوالی کا ذکر نہوتا تو یہہ اعتراض آپکا موقع رکھتا تھا -
اگر بنظر انصاف دیکھو اور معنے لغوی برکت یعنے افزون
شدن و زیادہ شدن کو نظر کرو تو یہی ثابت ہوتا ہی
کہ بسبب کثرت میوجات و غلات و اشجار اور دوسرے
اقسام اقسام کے نباتات و سبزی کے اسکے اطراف کی
برکت مرئی و محسوس ہے بخلاف برکت اندرونی کے کہ وہ
صرف اعتقادی ہے - ان سب باتون پر نظر نہ کرکے محض
بے علمی سے قرآن مجید پر اعتراض کرنا اور اسکے جواب کو
اہل اسلام سے دشوار سمجھنا جہل مرکب اور عادت قدیمہ
اہل باطل ہے - ہم آپ سے آیندہ امید رکھتے ہین کہ پھر
کبھی ایسے سہل اعتراض نکرین والا ہم رد نہایت سختی سے
لکھینگے اور آپکے لفظ لفظ پر غور کرکے آپکے استعداد علمی
کو جو اب تک غیر مشہور ہے عالمیون پر ظاہر کرینگے اس بات کو
ہم نے آپکے تحریر پر چندان غور و تامل نکیا فقط - نظر سری

مین جو خلاف معلوم ہوے اُس سے آپ کو مبتلا دیکھا
و ما علینا الا البلاغ +
راقم مسکین المفتقر الی ربہ العلی سید محمد فخر الدین
النقوی الفخری کان اللہ لہ -
مرقوم ۹ - جون ۱۸۸۲ عیسویہ - از مدراس
محلہ میلاپور مسجد شیدہ شاہ عبد القادر صاحب فخری -

جواب راد ہاکشن صاحب آشاد

مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نمازین اس لئے پڑہتے
ہین کہ شارع علیہ السلام نے اسطرف منہ کرکے نماز پڑہی ہے
اور نواقل کا اسطرف منہ کرکے پڑہنا واجب نہین ہے استقبا
قبلہ صلوۃ مفروضہ مین واجب ہے مگر اس لئے واجب نہین ہے
کہ وہان خدا کی منزل ہے خانہ کعبہ کو خدا کا گھر مجازاً کہتے ہین
ذات واجب الوجود محتاج مکان نہین ہے نمازین آداب
کا ہونا اسیطرح مستحسن ہے کہ جسطرح پیشوا و ملت نے
کیا ہو اور محبت دین حنفی مقتضی اسکے تھی کہ یاد گار
حضرت خلیل اللہ کے دین کی اسطرح پر مرعی رہے اور
زیارت قبر رسول علیہ السلام کا شرف مثل اشنان گنگا جی
کے نہین ہے وفور محبت کا اجر شفاعت ہے جناب سائل
کا دل کسی پر نہین یا صاحب دل نہین ہین ورنہ
جانتے کہ نقش پا، محبوب کا دیکھنا فقط کسقدر باعث
حظ وافر ہوتا ہے ایسے اعتراض باعث نقص دین
محمدی نہین ہو سکتا احکام فروع دین متعلقہ
عبادات بعض بنا بر مصلحت ہین اور بعض علامت عبودیت
عابد کے لئے - فقط +
راقم محمد علی افشار آگرہ -

رسالۂ ابطال دین محمدی

اور رسالہ تعلیم محمدی و نیاز نامہ و ہدایت المسلمین
و میزان الحق و خطوط بنام جوانان ہند در رسالہ
تحقیق الایمان و تواریخ مہدی و طریق النجات
وغیرہ مین مسایل فقہی اہل اسلام پر بہت سا
اعتراض کیا ہے بنا بر ایک مختصر فہرست ہر ایک
مسایل ضروریہ کی ہولی بائیبل کی جو کہ ہولی قرآن کے
مطابق ہے لکھتا ہون -

وضوء - رسالہ مفتاح التورات صفحہ ۱۴۹ اخروج
۳۰ باب نمبر ۲۰ و ۲۱ -

اذان - یشعیاہ باب ۲۵ نمبر ۱۱ پیدایش ۱۲ نمبر ۸
زبور ۱۱۶ نمبر ۴ یشعیاہ باب ۵ نمبر ۲۴ و ۲۵

قیام - اسلاطین باب ۸ نمبر ۲۲ متی باب ۶ نمبر ۵ ایضاً
باب ۷ نمبر ۲۱ - اعمال باب ۱۶ نمبر ۱۶ مرقس باب ۱۱ نمبر ۲۵

رکوع و سجود - زبور باب ۹۵ نمبر ۶ گنتی باب ۱۶ نمبر ۲۲
یشوع باب ۵ نمبر ۱۴ -

مسجد - زبور باب ۹۶ نمبر ۸ و ۹

سجدۂ شکر - پیدایش باب ۱۷ نمبر ۱۷ -

بیت اللہ - پیدایش باب ۲۲ نمبر ۹ -

قنوت - یشوع باب ۱ نمبر ۸ زبور باب ۲۸ نمبر ۲
نوحہ باب ۲ نمبر ۱۹ و ۱ طماؤس باب ۲ نمبر ۸ -

اوقات نماز پنجگانہ

وقت نماز صبح - زبور باب ۵ نمبر ۳ و زبور باب ۱۱۹
نمبر ۱۴۷ -

نماز مغرب ظہر - زبور باب ۵۵ نمبر ۱۷

نماز عصر و عشاء - زبور باب ۵۵ نمبر ۱۸ -

نماز وفاتحہ - ۲ تواریخ باب ۵ نمبر ۱ -

حنوطیت - پیدایش باب ۵۰ نمبر ۲ -

بکاء بر میت - ایضاً باب نمبر ۴ و رسالہ احسن القصص صفحہ
خروج باب ۲۰ نزول احکام -

ب ۲۱ خریداری غلام و کنیز و احکام متعلق -

ب ۲۲ - سرقہ و حلف و مہر -

ب ۲۳ - کذب منافق در شرح احیای ارض موات -

ب ۲۶ - "تلاوت کتاب اللہ -

ب ۲۸ - لباس عبادت -

ب ۲۹ - شرایط قربانی بلا عیب -

اخبار

باب ۴ - اقسام کنہان -

ب ۷ - نجاست و طہارت -

ب ۱۰ - سر چھپانا -

ب ۱۱ - حرمت و حلت اقسام جانوران -

ب ۱۲ - نجاست حیض و نفاس -

باب ۱۵ - نجاست مرد و زنا و نجاست ظروف و جنب

ب ۱۷ - حرمت خون یعنے دم مسفوح -

ب ۱۸ - نہی عریانی و حرمت نساء و حیض و حرمت زنا

ب ۱۹ - حدود ورثہ و ریش و زکوۃ ثمر و زن و کیل

ب ۲۰ - شتم و زنا و حرمت نساء -

ب ۲۱ - موی سر زنان و تعظیم اکابر و زنا و نکاح و طلاق

ب ۲۲ - احتلام و مس میت و زن بیوہ و مطلقہ -

ب ۲۳ - ذکر اقسام اعیاد -

ب ۲۳ - خمس وزکوۃ -
ب ۲۴ - قصاص وخون - باب ۲۴ - روشنی جہاد خانہ
ب ۲۵ - بیع - (باب ۷۷) نذر وغیرہ -

گنتی

باب ۵ - مسئلہ لعان زنان فاسقہ - عصبات
باب ۶ - حرمت خمر - (ب ۳۶) ورشذوی الفروض والارحام
باب ۱۰ - تہلیل (ب ۱۴) اندفاع شر اعداء -
ب ۱۵ - قید خانہ (ب ۳۱) احکام مال غنیمت -
ب ۳۵ - قصاص -

استثناء

باب ۵ - نسخ آیات دہنی از شہادت زور -
ب ۷ - سمت قبلہ وچند احکام وجنگ -
ب ۱۷ - شاہدین ومسئلہ رجم وقضاء وتمسک وتلاوت -
ب ۱۸ - حضانت ایام ومشایخ (ب ۳۰) حرب وجزیہ وصلح
ب ۲۱ - قصاص وعدل ودیات ازدواج وزنان غنیمت وغیرہ
ب ۲۲ - مسئلہ قط وقذف ورجم واستیناس وحشر
ب ۲۳ - خواجہ سرا ودباغ ودہنی ثمن کلاب -
ب ۲۴ - طلاق ورہن -
ب ۲۵ - دیون غیبہ وقطع ید -
ب ۲۶ - ایمان واحکام نساء (ب ۳۵) قرعہ وجنون واملی
ب ۲۷ - ذکر حلال وحرام -
ب ۲۸ - حقوق ذوی القربی ومساکین وآزادی
غلام وکنیز وزکوۃ بہائم - (ب ۱۹) طلاق وغیرہ

عہد جدید

صوت نار - متی باب ۶ نمبر ۵ متی باب ۱۷ نمبر ۲۱
اعمال باب ۳ نمبر ۱ - اعمال باب ۱۶ نمبر ۱۶ -
صوم - متی باب ۴ نمبر ۲ متی باب ۶ نمبر ۷ متی باب ۹
نمبر ۲۱ - اعمال باب ۱۳ نمبر ۲ -
زکوۃ - اکر نتھی باب ۶ نمبر ۲ -
نذر - متی باب ۲ نمبر ۱۱ -
نعمات جنت - متی باب ۵ نمبر ۱۳ متی باب ۲۲ نمبر ۳۰
۲ کرنتھی باب ۵ نمبر ۱ -
عذاب نار - متی باب ۵ نمبر ۲۲ متی باب ۱۰ نمبر ۲۸
متی باب ۱۲ نمبر ۲۳ - متی باب ۱۸ نمبر ۹ -
قربانی - متی باب ۵ نمبر ۲۴ -
عرش - متی باب ۵ نمبر ۳۴ -
رزق - متی باب ۶ نمبر ۲۶ -
علیم - متی باب ۶ نمبر ۳۲ -
قادر - متی باب ۱۰ نمبر ۲۹ -
قابض الارواح - متی باب ۱۳ نمبر ۳۹ -
منافقین - متی باب ۱۵ نمبر ۸ -
مسجد - متی باب ۱۸ نمبر ۷ -
رہبانیت وبلا نکاح مسیح صفت ومریم صفت
نہ بننا متی باب ۱۹ نمبر ۱۲ -

اسماء حسنیٰ

اعمال باب ۲ نمبر ۱۳ - اعمال باب ۱۵ نمبر ۱۴ -
اعمال باب ۱۷ نمبر ۲۴ رومیہ باب ۱ نمبر ۲۰ -
رومیہ باب ۱۶ نمبر ۲۵ - اکرنتھی باب ۱ نمبر ۲۱ - ۳۱

حرمت میتہ ودم وطیور مخنقہ

اعمال باب ۱۵ نمبر ۲۰ و ۲۹ رومیہ باب ۱ نمبر ۲۹ -

حرمت سکر اگر منتہی باب ۵ نمبر ۱۱ - اپشر باب ۴ نمبر ۳ -
اگر منتہی باب ۱۶ نمبر ۱۰ -
نفخ صور - اگر منتہی باب ۱۵ نمبر ۱ -
فضیلت اجماع وجماعت - اعمال باب ۱۵ نمبر ۲ -
ایضاً - باب ۴ نمبر ۲۳ - ایضاً باب ۳ نمبر ۱ -
دجال زکریا - باب ۱۱ نمبر ۱۷ -
استجابت دعا، علماء دین خط یعقوب باب ۵ نمبر ۱۳
گواہ متی - باب ۱۸ نمبر ۱۷ -
حوض کوثر - یوحنا باب ۴ نمبر ۱۴ -

احکام متفصلی ہولی بائیبل

ہنی شرک استثناء - باب ۵ نمبر ۶ خروج باب ۲۰ نمبر ۳
احترام سبت استثناء - باب ۵ نمبر ۱۴ خروج باب ۲۳ نمبر ۱۲
تسع آیات استثناء - باب ۵ نمبر ۱۶ -
زنان حرہ استثناء - باب ۱۵ نمبر ۱۲ خروج باب ۲۱ نمبر ۱
عید استثناء - باب ۱۶ نمبر ۱۳ خروج باب ۲۳ نمبر ۱۶
مرافعہ متخاصمین - محکمہ قضاء استثناء باب ۱۷ نمبر ۸ -
حرمت بخومی ورمالی وفال گیری - استثناء باب ۱۸ نمبر ۱۰
احکام قصاص استثناء - باب ۱۹ نمبر ۱۲ -
انتقام استثناء - باب ۱۹ نمبر ۲۱ -
قتل سہو گنتی باب ۳۵ نمبر ۹ -
اجتماع دیت گنتی باب ۳۵ نمبر ۳۱ -
معالجہ جنگ استثناء باب ۲۰ نمبر ۱۰ -
مال غنیمت ایضاً باب ۲۰ نمبر ۱۴ -
وطی بازن جہادی ایضاً باب ۲۱ نمبر ۱۱ -
مسئلہ فشوز ایضاً باب ۲۲ نمبر ۱۴ -

مسئلہ رجم استثناء باب ۲۲ نمبر ۲۱ -
غسل جنب ایضاً باب ۲۳ نمبر ۱۱ -
غلامی وکنیزی ایضاً باب ۲۳ نمبر ۱۵ -
طلاق نامہ ایضاً باب ۲۴ نمبر ۱ -
سرقہ ایضاً باب ۲۴ نمبر ۷ خروج باب ۲۲ نمبر ۱
یتیم ایضاً باب ۲۴ نمبر ۷ -
کمیال ایضاً باب ۲۵ نمبر ۱۳ -
ثالثی ایضاً باب ۲۵ نمبر ۱
حرمت خنزیر احبار باب ۱۱ نمبر ۷ -
ختنہ ایضاً باب ۱۲ نمبر ۳ -
غسل نفاس احبار باب ۱۲ نمبر ۵ -
غسل جنب ایضاً باب ۱۵ نمبر ۱۵ -
غسل حیض ایضاً باب ۱۵ نمبر ۱۸ -
خرافنی - باب ۵ نمبر ۱۸ - اگر منتہی باب ۱۸ و باب ۲۰ نمبر ۱۰ و احبار باب ۱۱ نمبر ۸ -
زنان جہادی استثناء - باب ۲۱ نمبر ۱۱ -
طلاق زوجہ استثناء باب ۲۴ نمبر ۱ -
ربا نزبور ۱۵ - استثناء باب ۲۳ نمبر ۱۹ خروج باب ۲۲ نمبر ۲۵
محاکم وقضاء استثناء باب ۲۵ نمبر ۱ -
زنان محرمات - احبار و ایام استثناء باب ۲۷ نمبر ۲۰
کفارہ احبار باب ۶ نمبر ۲ و ۳ -
زکوۃ غلات للمساکین احبار باب ۲۷ نمبر ۱۰ - اگر منتہی باب ۲۰ نمبر ۲۰
حلت وحرمت لحوم احبار باب ۱۱ نمبر ۱ استثناء باب ۱۴ نمبر ۱۵
کراہت امامت مبروص احبار باب ۲۱ نمبر ۱۳ -
انجاست جریان احبار باب ۱۵ نمبر ۱ -

تعظیم والدین ونہی عن المنکر اجار باب ۱۹ نمبر ۹ -
قصاص حیوان منقوص الاعضاء اجار باب ۲۴ نمبر ۲۰
کینزی اجار باب ۲۵ نمبر ۴۲ خروج باب ۲۱ نمبر ۷
بیع اجار باب ۲۵ نمبر ۱۴
جہاد استثناء باب ۱۳ نمبر ۹ - ۱۶ ومحمد بیگ باب ۱۰ نمبر ۱۲
جرم اسقاط حمل خروج باب ۲۱ نمبر ۲۲ -
جرمانہ ضربت بہایم خروج باب ۲۱ نمبر ۳۲
رعایت خروج باب ۲۲ نمبر ۱۴ -
بہرزوجہ خروج باب ۲۲ نمبر ۱۶
حرمت موالکت مال یتامی خروج باب ۲۲ نمبر ۲۱ -
نہی سب ولعن خروج باب ۲۲ نمبر ۲۸ -
درۂ زناء اجار باب ۲۰ نمبر ۲۰ -
امر بالمعروف اجار باب ۲۰ نمبر ۳۵
حرمت وطئ بہائم اجار باب ۲۰ نمبر ۱۵ خروج باب ۲۲ نمبر ۱۹
حرمت وطئ حایضہ اجار باب ۲۰ نمبر ۱۸ -
سرقہ خروج باب ۲۲ نمبر ۴ -
حلف ویمین خروج باب ۲۳ نمبر ۷ اجار باب ۱۹ نمبر ۱۲
نساء محرمات اجار باب ۱۳ نمبر ۱ و باب ۱۸ نمبر ۱ و استثناء
باب ۲۸ نمبر ۱۸ -
تقسیم مال غنایم جہادی گنتی باب ۳۱ نمبر ۱۲۷ -
نذورات وہدایا گنتی باب ۳۰ نمبر ۱ استثناء باب ۲۳
نمبر ۲۱ متی باب ۲ نمبر ۱۱
انتقام وتعزیر خروج باب ۲۱ نمبر ۲۳ - احبار باب ۲۴
نمبر ۲۰ استثناء باب ۲۰ نمبر ۲۱ -
عذاب دینوی زناء - استثناء باب ۲۸ نمبر ۲۵ -

کفارہ سہو احبار باب ۴ نمبر ۳ -
کفارۂ شہادت احبار باب ۵ نمبر ۱ -
کفارہ احبار باب ۶ نمبر ۱
حرمت شحم احبار باب ۸ نمبر ۲۲ -
حرمت خرچی زناء وتجارت وقیمت کلب استثناء
باب ۲۳ نمبر ۱۸ -
حلت لحم جمل ایوب باب ۱ نمبر ۳ - (صفحہ)

رسالۂ واقعات عمادیہ چھاپہ لودہیانہ

یہہ قرآن کی آیت ہمیشہ میری دل مین کانٹا سا چبھا کرتی تھی اِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا یعنے ہر بشر ضرور ایکدفعہ دوزخ مین جاویگا خدا کی اوپر فرض ہے کہ سبکو ایکدفعہ تو ضرور دوزخ مین لیجاوے بعد اوسکے جسکو چاہی بخشے اس آیت کی معنون مین علماء محمدیہ بڑی حیران ہورہے ہین طرح بطرح کی تاویلین کرتی ہین جواب پادری صاحب کو غالبًا غلط ہوا یا صرف ونحو جو کچھہ کہ سابق مین پڑھا تھا بھول گئے مِنْكُمْ مین مِنْ تبعیضیہ ہے یعنے بعض کے معنی مین ہے جیسے قول نحویون کا ہے اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ یعنے بعض الدراہم سب کتب درسیۂ نحویہ مین لکھا موجود ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ بعض انسان سے جو گنہگار ہے واسطے عذاب کے وسزا کے داخل جہنم ہوگا یہہ آیت سورہ مریم مین ہے اور پوری آیت یون ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا وَاِنْ

مطبع بحر الاسلام بمقام مدینہ منورہ کے اہتمام سے چھپا